الرضوان اور ان معاندان یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدیق رضؓ و فاروق رضی اللہ عنہما کو کھلم کھلا بت کہنے والوں اور بیت اللہ شریف کی بے حرمتی کرنیوالوں سے خیر کی کوئی امید نہ رکھیں اور غوث اعظمؒ پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے اس فتوی پر سختی سے عمل پیرا ہوں جو کہ بحوالہ حدیث پاک غنیۃ الطالبین کے ص۱۴۷ پر درج ہے اور وہ یہ ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم ہو گی جو میرے اصحاب کی تنقیص شان کریگی پس تم ان کی مجلس میں نہ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ اور نہ پیئو نہ ان سے رشتہ بندی کرو، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ ان سے مل کر نماز پڑھو۔ علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی گروپ بندی اور سیاست بازی سے بالاتر ہو کر پیران پیر صاحبؒ کا یہ فتوی گھر گھر پہنچائیں اور اپنے فرض مذہبی ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں، نیز اہل سنت والجماعت وزارت تعلیم پاکستان کے اس اقدام کی سخت مذمت کریں کہ اس نے شیعہ سنی مشترک ترجمہ قرآن مجید کے لئے کوئی کمیٹی مقرر کی ہے۔ شیعہ جب موجودہ قرآن مجید کو اصلی مانتے ہی نہیں، ملاحظہ ہو احسن الفتاوی ص۲۳ ج۱ تا ص۱۰۱، تو ان سے ترجمہ قرآن کرانا قوم کو دھوکہ دینا ہے اور ان کے کفر الحادی کے اظہار کے خلاف ایک ناشائستہ حرکت اور بری سازش ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس نازیبا حرکت سے باز آئے اور مسلمانوں کی دل آزاری نہ کرے۔

قاضی عبدالکریم۔ کلاچی

علماء صنعت و حرفت اور انگریز کی عیاری

ابھی تھوڑی دیر قبل ماہنامہ الحق کا تازہ شمارہ موصول ہوا، فہرست سے معلوم ہوا کہ اس مرتبہ علامہ سمعانی سے ملاقات کی نویں قسط بھی شامل اشاعت ہے، باوجودیکہ دو روز سے علیل ہوں اور ہمہ وقت بستر پر لیٹا رہتا ہوں، پھر بھی گذشتہ سال ماہ نومبر کی آپ کے ساتھ ایک نشست بصورت مطالعہ مضمون میں حضرت علامہ کے تعارف نے عجیب کیفیت پیدا کر دی، جس ماہنامہ میں بھی حضرت علامہ سے ملاقات کا تذکرہ پڑھ لوں جب تک اس کا مطالعہ نہ کر لوں چین نہیں آتا چنانچہ اب بھی ایسے ہی ہوا اگرچہ بیماری کی وجہ سے حرف آنکھوں کے سامنے ناچتے نظر آتے تھے پھر بھی بکوشش تمام اس کا مطالعہ کر ہی لیا۔ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالقیوم حقانی کو جزائے خیر دے کہ اکابر دین سے بیٹھے بٹھائے ملاقات کرا دیتے ہیں۔

یہ بات ایک حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں مختلف پیشوں کی تذلیل و تحقیر ایک عام وطیرہ بن چکی ہے اور اسی پر ذات، پات، کا انحصار سمجھا جاتا ہے ایک سرکاری مثل دیکھنے کا اتفاق ہوا تو کسی کے ساتھ قوم موچی لکھا ہوا ہے اور کسی کے ساتھ قوم ترکھان (بڑھئی) کسی کے ساتھ قوم ماچھی، (تنور پر روٹی پکانے والا) لکھا ہوا ہے، اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ اب عزت و ذلت کا مدار علم و فضل اور کمالات پر نہیں رہا بلکہ ذات پات اور پیشے پر رہ گیا